احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 3 جولائی 2000ء

روزنامہ
الفضل

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 3 جولائی 2000ء - 29 ربیع الاول 1421 ہجری 3 وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 148

نیکی کیلئے قرعہ اندازی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیلئے بلانے کا ثواب بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر تم اسے جان لو تو آپس میں قرعہ اندازی کرنے لگو۔ چنانچہ صحابہؓ کو اس بارہ میں اتنا شوق ہوا کہ جھگڑا ہونے لگا تو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب الاستہام فی الاذان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایماندار تین قسم کے ہیں (1) اول وہ جو ظالم ہیں یعنی انواع و اقسام کے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور گناہ کا پلہ ان کا بھاری ہوتا ہے۔ (2) دوسرے وہ جو میانہ رو ہیں یعنی کچھ تو گناہ کرتے ہیں اور کچھ نیک اعمال اور دونوں حالتوں میں مساوی ہوتے ہیں (3) اور تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں جو عمدہ اخلاق اور عمدہ اعمال میں سبقت لے جاتے ہیں...... غرض ایمان لانے والوں کے تین درجے ہیں (1) ظالم (2) مقتصد (3) سابق بالخیرات۔ ظالم ہونے کی حالت میں انسان اپنی بداعمالی کی حالت کو محسوس کر لیتا ہے اور مقتصد ہونے کی حالت میں نیکی کے بجالانے کی توفیق پاتا ہے مگر پورے طور پر بجا نہیں لا سکتا اور سابق بالخیرات ہونے کی حالت میں جہاں تک اس کی فطرت کی طاقت ہے پورے طور پر نیکی بجالاتا ہے اور نیک اعمال کے بجالانے میں آگے سے آگے دوڑتا ہے اور اس درجہ پر انسان کو خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور قدرت کا اس قدر علم ہو جاتا ہے کہ گویا وہ اس کو دیکھتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ خود اس کو اپنے خارق عادت تصرفات کے ساتھ راہ دکھا دیتا ہے۔ روح القدس کی تائید جو مومن کے شامل حال ہوتی ہے وہ محض خدا تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے جو ان کو ملتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 426)

فضل عمر ہسپتال میں 24 گھنٹے ادویات کی سہولت

○ یکم جولائی 2000ء سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فارمیسی (ادویات کا سٹور) چوبیس گھنٹے کھلا رہے گا۔ قبل ازیں ہسپتال کا سٹور صرف دفتری اوقات میں صبح کے وقت کھلا رہتا تھا۔ جس سے صرف کارکنان ادویات حاصل کر سکتے تھے۔ اب مریضوں کی سہولت اور ضرورت کے پیش نظر یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ ہسپتال کے اندر ادویات کا سٹور 24 گھنٹے کھلا رہے گا۔ جس میں مریضوں کی ضرورت کی تمام ادویات مہیا ہوں گی اور ہر مریض یا ضرورت مند وہاں سے دن یا رات کے کسی بھی حصہ میں دوائی خرید سکتا ہے۔ اس سے اہالیان ربوہ کی ایک دیرینہ اور اہم ضرورت کو پورا کر دیا گیا ہے بالخصوص رات کے اوقات میں ادویات کا حصول بہت مشکل تھا۔

قبل ازیں ہسپتال میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ، لیبارٹری، ایکسرے، ای سی جی ڈیپارٹمنٹ بھی چوبیس گھنٹے کھلے رہتے ہیں۔ جن سے کسی بھی وقت استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

دین حق اور دوسرے مذاہب میں فرق یہ ہے کہ دوسرے مذاہب صرف نیکی کی طرف بلاتے ہیں مگر (دین حق) استباق کی طرف بلاتا ہے کہ نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ سبقت کے معنے ہیں آگے بڑھنا اور استباق کے معنے ہیں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا (-) اس لفظ میں انتہا درجہ کی سرعت اور تیزی سے آگے بڑھنے کا مفہوم پایا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک کے لئے یہ حکم ہے کہ استباق کرے اب اگر ایک کوشش سے کچھ آگے بڑھے تو دوسرے کے لئے حکم ہے کہ وہ اس سے بڑھے۔ جب وہ اس سے بڑھے گا تو پھر پہلے کو وہی حکم آگے بڑھنے کے لئے تیار کرے گا۔ غرض ہر ایک کے لئے استباق کا حکم ہے۔ تو ہر ایک جہاں تک انسانی طاقت میں ہے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ اس لفظ فاستبقوا کی بجائے کئی اور لفظ ہو سکتے تھے مثلاً فاسعوا ہو سکتا تھا یا ازیں قبیل کوئی اور لفظ مگر جو حقیقت لفظ فاستبقوا میں رکھی گئی ہے وہ کسی اور میں نہیں آ سکتی تھی۔ اس لئے اسی کو رکھا گیا۔ (-) پس استباق اپنے اندر تیزی اور دوڑنے یا جلدی کرنے کے معنی نہیں رکھتا مگر حقیقت میں اس قدر تیزی رکھتا ہے کہ جس قدر کسی انسان میں طاقت ہے (-) تو اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جس قدر بھی طاقت ہے اس تمام کے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس غرض کے لئے لفظ بھی ایسا رکھا ہے جو تمام غفلتوں کو کاٹ دیتا ہے تمام سستیوں کو دور کر دیتا ہے (-)

دیگر مذاہب کہتے ہیں کہ نیکی کرو۔ مگر (دین حق) کہتا ہے کہ نیکی کرو اور ایک دوسرے سے بڑھو۔ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ ایک دو کا مقابلہ ہو تو خیر۔ لیکن یہاں تو ہزاروں ہی اس کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جب ایک دو کے مقابلہ میں تیاری کی ضرورت ہوتی ہے تو جہاں ہزاروں میں مقابلہ ہو وہاں کتنی تیاری کی ضرورت ہو گی۔ گھوڑ دوڑوں میں کتنی تیاری کی جاتی ہے۔ اسی طرح جب لوگ آپس میں دوڑتے ہیں کتنی کوشش اور تیاری کرتے ہیں لیکن جہاں کروڑوں ہوں وہاں کتنی تیاری کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ (دین حق) نے اس حکم کے ساتھ سب سستیوں کو کاٹ دیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے دعا سکھائی ہے کہ خدایا سستی اور غفلت اور کسل سے بچا۔ قرآن سست لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور سست کبھی خدا کا مقبول نہیں ہو سکتا۔ پس (دین حق) نہ صرف نیکی ہی کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ دوسروں سے نیکی میں بڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ اور ہر وقت اور ہر گھڑی چست اور تیار رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

ہمیں ایک لحہ بھی ایسا نہیں گذرنے دینا چاہئے کہ ہمارے قدم پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ نیکی کی طرف نہ اٹھ رہے ہوں۔ کیونکہ (فرمانبرداروں) کو صرف اس امر کا حکم نہیں دیا گیا کہ نیکی کرو۔ بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ نیکی کرنے والوں میں سب سے آگے بڑھ جاؤ۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 522-521)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر104

الفضل 26-جون 2000ء کو اردو کلاس کی باتیں نمبر103 (منعقدہ 21-اپریل 95ء) کی بعض درمیانی سطریں شائع ہونے سے رہ گئی تھیں۔ یہ کلاس مکمل صورت میں دوبارہ شائع کی جارہی ہے۔

کلاس نمبر56
ریکارڈشدہ:-21-اپریل1995ء

تعارف

عثمان چینی صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ انہوں نے چینی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔

ایک کیمرہ مین کو حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے پاس بلایا اور اس کا نام دریافت فرمایا اس نوجوان خادم نے عرض کیا۔

نصیر احمد خان

دوسرے نوجوان خادم کو بھی سلام اور شرف مصافحہ عطا فرمایا جس کا نام رضوان احمد تھا۔

آپ کھانا کھانے گھر چلے جاتے ہیں کہ نہیں! کوشش کیا کریں۔ آپ کے ابا سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں کہوں گا کہ کھانا کھایا کریں یہ اتنا کام کرتے ہیں کہ ہوش ہی نہیں گھر کھانا کھانے بھی نہیں جاتے۔ یہ ٹیم ہے ماشاء اللہ۔

رضوان احمد۔ منان مرزا کے بیٹے ہیں۔ جو جماعت یو۔کے کے بہت پرانے 'اچھے ایکٹو ممبر ہیں۔ بہت وقت دیتے ہیں۔

ایک بچی کو حضور انور نے ازراہ شفقت و محبت اپنے پاس بلایا اور ان کی نانی کا نام ناہید طیب لیا اور دادی کا نام جو کہ ناصر آفتاب کی امی ہیں ان کا نام سیدہ شیریں تاج بیان فرمایا اور پھر ان کے قبول احمدیت کے بارہ میں درج ذیل گفتگو فرمائی۔

لدھیانہ میں عیسائیت کا بڑا گڑھ تھا۔ مسلمان بچیوں کو کانونٹ میں پڑھانے کے لئے لے جاتے تھے اور عیسائی بنا لیتے تھے ان کی امی احمدی نہیں تھیں ان کو پادری ہزارہ سے (پٹھانوں کا علاقہ ہے) پڑھانے کے لئے وہاں لدھیانہ لے گئے وہاں کانونٹ سکول میں داخل کیا۔ وہ لوگ وہاں **عیسائیت کی باتیں بتاتے تھے۔**

مگران کے دل میں **دین** کی محبت تھی کسی جگہ کے ایک احمدی تھے اتفاق سے اللہ میاں نے ان کا تعارف کروایا۔ انہوں نے ان سے بات کی کہ مجھے یہاں سے بھگا کے لے جاؤ میں عیسائی نہیں ہوں گی۔ وہ ان کو ساتھ لے کر اپنے گھر لے گئے۔ وہاں ان کے ابا کی امی سیدہ شیریں تاج وہ بچی تھیں چھوٹی سی۔ مگر اللہ نے ان کے دل میں **دین** کی محبت پیدا کی تھی۔ وہ وہاں گئیں ان کے گھر میں رہیں۔ اور احمدی ہوگئیں۔ اس طرح احمدیت وہاں گئی ہے بہت نیک خاتون تھیں۔ اور دیکھا اپنی آنکھوں سے۔ جب یہ احمدی ہوئیں تو پھر رشتہ داروں نے بہت شور مچایا۔ بہت ناراض ہوئے۔ عیسائی ہونے لگی تھیں تو کوئی فکر نہیں۔ جو مرضی کرو۔ احمدی نہیں ہونا۔

ان کی دادی یہ ہیں۔ چھوٹی سی عمر میں خود دین بچایا ہے اللہ کے فضل سے دوڑ کر ایک احمدی کے گھر چلی گئیں۔ ان سے وقت مقرر کیا کہ رات کو جب اور لڑکیاں سب کمروں میں جائیں گی۔ Miss کمروں کو لاک کرے گی تو چپ کر کے نکل کے باہر آجانا۔ اور مجھے ساتھ لے جانا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ ٹانگہ لے کر آئے۔ غالباً وہ ایک سکول میں ٹیچر تھے۔ وقت مقرر تھا وہ ٹانگہ لے کر آئے۔ یہ باہر نکلیں اور فوراً ٹانگے میں بیٹھ گئیں اور انہوں نے گھوڑا دوڑادیا اور تیزی سے نکل کے ان کے گھر جاکے چھپ گئیں۔ عیسائی ان کو ڈھونڈتے رہے۔ کہ او ہوشکار نکل گیا۔ لیکن پھر یہ مڑ کے نہیں گئیں۔ پھر انہوں نے اپنے گھر خط لکھا کہ میں احمدی ہو گئی ہوں۔ وہ لوگ بڑے ناراض ہوئے بہت غصہ آیا مولوی کو کہ تم عیسائی ہو کے پھر (احمدی) ہو گئی ہو۔ قتل کردو اس کو پھر گھر والوں نے بھی نکال دیا۔ پھر اللہ میاں نے فضل کیا ایک احمدی سے ان کی شادی ہوئی۔ ناصر آفتاب ان کے بیٹے ہیں۔ بہت مخلص احمدی ہیں۔

سپین کی سیر

اردو کلاس کو سپین کی سیر کروائی۔ برفیں دکھائیں' آبشاریں دکھائیں' اور خوبصورت درخت دکھائے' پھول دکھائے' مسلمانوں کی عمارتیں اور مسجدیں دکھائیں۔ اردو کلاس ہم نے لگائی آپ اس کا ویڈیو دیکھنا آپ سپین دیکھ لیں گے۔ وہاں نداء بھی اردو کلاس میں بیٹھی ہوئی ہے۔

شاپنگ دکھائی بہت چیزیں اردو کلاس کو دکھائی ہیں آپ سپین والی اردو کلاس دیکھنا۔ دو تین کلاسیں وہاں لی تھیں۔ ہوٹل دکھایا ہوٹل کی بالکنی دکھائی۔ اوپر سے جاکے نیچے چیزیں دیکھیں۔ سبزہ' بھیڑیں بکریاں گھاس چرتی ہوئی۔ بہت اچھی تھیں۔ بادل دکھائے۔

پہاڑوں کی چوٹی پر برف دکھائی اور پہاڑوں کا سلسلہ دکھایا۔ بہت باتیں بتائیں اردو کلاس کو۔ گنتی سکھائی' سوال کرنا سکھایا' اور بہت باتیں سکھائیں سپین کی تاریخ بتائی۔ مسلمانوں کی سپین میں آمد کا بتایا کہ کب آئے؟ کیا کیا ہوا۔ وہ کون تھا جو جبل الطارق سے آیا تھا۔ جبرالٹر کیوں نام رکھا گیا کشتیاں کیوں جلائی تھیں۔

اردو کلاس کو میں نے طارق کی کہانی سنائی۔

طارق کس سن میں سپین میں آئے تھے؟ 711ء میں طارق نے وہاں قدم رکھا۔ عبدالرحمان اول کب آئے؟ 756ء میں 732ء میں کیا واقعہ ہوا؟ جب بادشاہ ولید نے طارق اور موسیٰ کو بلالیا۔ بعد میں مسلمانوں نے کچھ کمزوری دکھائی۔ لیکن 714ء میں مسلمان فرانس میں داخل ہوگئے تھے۔

ولید کے زمانے میں 711ء طارق نے پہلی دفعہ وہاں قدم رکھا۔ اور کشتیاں جلادیں۔ جبل الطارق پر ولید بغداد میں اسلامی سلطنت کا بادشاہ تھا۔ اس کے ماتحت موسیٰ جرنیل تھا۔ طارق جرنیل تھا۔ یہ دو جرنیل تھے۔ طارق نے سپین فتح کیا۔ پہلی دفعہ۔

موسیٰ بن نصیر آئے وہاں آکے دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ انہوں نے خبر دی۔ واپس جاکے رپورٹ کی۔

پھر طارق کتنی فوج لے کر آیا؟ آٹھ ہزار۔ آٹھ ہزار سپاہی لے کر سپین میں داخل ہوئے۔ کہاں سے؟ مراکو سے۔ مراکو کے شمال سے۔ مراکو کو عرب المغرب کہتے ہیں۔ سمندر وہاں چھوٹا سا ہے اٹھائیس میل کل فاصلہ ہے۔ ایک جگہ سے شاید چودہ میل بھی رہ جاتا ہے۔ مراکو کی پورٹ سے جبل الطارق اٹھائیس میل ہے۔ مراکو کی پورٹ پہ انہوں نے چھوٹے جہاز' کشتیاں بنائیں اور آٹھ ہزار مجاہد لئے اور سپین میں لینڈ کردیا یہ 711ء میں ہوا تھا اس وقت اسلام کی مرکزی حکومت تھی کون بادشاہ تھا؟ ولید بادشاہ تھا۔

سپین میں طارق کس سن میں آیا؟ 711ء میں جبرالٹر کیا ہے؟ جبل الطارق۔ 711ء میں جبرالٹر میں طارق آیا اس کے ساتھ آٹھ ہزار مسلمان سپاہی تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا وصال کب ہوا؟ 632ء میں 711ء میں طارق نے سپین پر قبضہ کیا ہے۔ یہ واقعہ حضور ﷺ کی وفات کے 79 سال بعد ہوا۔ 714ء میں مسلمان فرانس میں داخل ہو چکے تھے۔ غالباً 14 میں ولید فوت ہوا ہے۔ اس کے بعد کون بادشاہ بنا ہے؟

ولید کے بعد اس کا بھائی اسماعیل مسلمانوں کا بادشاہ بنا۔ اسماعیل خلیفہ بننے کے بعد دو سال زندہ رہا۔ پھر اس نے اپنے بیٹے کو خلیفہ نہیں بنایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس نے اپنا خلیفہ بنایا جو کہ دوسری صدی کے پہلے مجدد تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز غالباً 716ء یا 717ء میں خلیفہ بنے پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز فوت ہوگئے تھوڑی دیر میں۔

پھر کون خلیفہ بنا؟ پھر یزید ثانی خلیفہ بنا۔ 12 سے لے کر 20 سال کے اندر یہ سب واقعات ہو گئے۔ یزید کے بعد ایک اچھا بادشاہ بنا اس کا نام کیا تھا؟

ہشام۔ اس نے پھر مسلمانوں کو سپین میں آرڈر کیا۔ مارچ فارورڈ' مارچ فارورڈ' یورپ میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ پھر تیزی سے مسلمان یورپ میں داخل ہوئے اور پیرس کے جنوب تک پہنچے اٹلی میں چلے گئے اور یورپ میں شور پڑ گیا۔ سب ڈر گئے کہ یہ کیا ہو گیا 732ء میں یعنی رسول اللہ ﷺ کے پورے سو سال بعد شالمان نے جو The Great کہلاتا ہے اس نے Complete Defeat کی ہے۔ سوائے سپین کے سارے یورپ سے ان کو نکال باہر کیا ہے۔ اس لئے شالمان کو The Great کہتے ہیں۔ وہ عیسائیوں کا' فرانس کا بہت بڑا بادشاہ تھا۔ دشمن تھا مگر Great آدمی تھا۔ جرمنی کا آدھا حصہ نادرن جرمنی وہ بھی شالمان نے فتح کیا۔ فرانس' آسٹریا' جرمنی پر سب شالمان کے نیچے آگئے اور مسلمانوں کو وہاں سے شکست ہوئی۔

اور وہ واپس سپین چلے گئے پھر 732ء سے لے کر 756ء پھر ان کی حالت بگڑی مسلمان مسلمانوں سے لڑے۔ چھوٹے چھوٹے بادشاہ بنے۔ طاقت ختم ہو گئی۔ لیکن ابھی اتنی تھی کہ دشمن کو جرأت نہیں تھی۔ پھر ایک واقعہ ہوا۔ 756ء میں کیا واقعہ ہوا۔ وہ کون سا شہزادہ تھا۔ جس کو عقاب کہتے تھے؟ وہ کون سا شہزادہ تھا جو شام سے چلا تھا اور پہلے مراکو پہنچا تھا۔ اور شمالی مغربی افریقہ میں قدم جمائے عبدالرحمان نام تھا۔ اس کی عمر بیس سال تھی نوجوان تھا۔

یہ کیوں ملک شام سے نکلا تھا؟ افریقہ کیوں آیا؟ اس لئے کہ بنوامیہ کی حکومت ختم ہو گئی تھی۔ وہ وہاں سے بھاگا اس نے کہا ہمارے دشمن آگئے ہیں۔ بنو عباس حکومت پر آگئے تھے۔ عبدالرحمان شہزادہ اکیلا نکلا۔ بیس سال کی عمر کا بچہ بہت Great تھا۔ عبدالرحمٰن پانچ یا چھ سال تک وہ افریقہ میں حکومت بناتا رہا۔ آپ شہزادہ بن گیا مراکن اور دوسرے لوگوں سے اس نے ایک فوج بنائی۔ اور 756ء میں سپین پر حملہ کر دیا۔ جو مسلمان اس وقت وہاں تھے اس نے سب کو زبردستی نیچے کر لیا۔ اور پھر سپین میں بہت مضبوط حکومت بنائی۔ اس کے زمانے میں پھر فتوحات ہوئیں۔ میڈرڈ وغیرہ سب اس کے زمانے میں اس کے قبضے میں آگئے۔ پھر قرطبہ بھی اس کے ماتحت ہو گیا۔ پھر اس نے ساری حکومت مستحکم کی۔ تیس یا بتیس سال تک اس نے پھر سپین پر حکومت کی۔ جو مسجد ہے قرطبہ کی The Great Mosque۔ اس نے اپنے مرنے سے دو سال پہلے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے عبدالرحمٰن 786ء میں فوت ہوا دو سال پہلے اتنی بڑی مسجد کی بنیاد رکھی۔ جس میں تقریباً اسی ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

بہت Great مسجد ہے۔ عبدالرحمٰن کے وصال کے دو سال پہلے اس مسجد کی بنیادیں رکھ دی گئی تھیں تھوڑی سی بننی شروع ہو چکی تھی۔

جب مسلمان سپین سے ختم ہو گئے تو اس مسجد میں ایک چھوٹی سی مسجد چھوڑ کر سب جگہ چرچ بن گئے۔ عیسائیوں نے گرجے بنا دیئے اس کی

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شکراللہ صاحب

ہمدردی مخلوق

بیکار رکھ کے سینہ میں دل کیا کروں گا میں آخر کسی کے کام تو آنا ہی چاہئے

حضرت مصلح موعود

دین کی تعلیم دو ہی حصوں پر مشتمل ہے اول یہ کہ انسان اپنے خالق کے لئے مطیع اور فرمانبردار رہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھلائی اور احسان کرے ۔

تو باخلق نیکی کن اے نیک بخت
کہ فردا نہ گیرد خدا برتو سخت

اے نیک بخت تو مخلوق کے ساتھ نیکی کر تاکہ کل کو خدا تجھ پر سخت گیری نہ کرے۔

دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے خدا تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کی مخلوق سے سردمہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت ہی پیاری ہے۔ پس کسی شخص کا مخلوق خدا سے ہمدردی کرنا گویا اپنے خدا کو راضی کرنا ہے۔

صفت انبیاء

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"یہ صفت انبیاء کی ہے اور پھر انبیاء کی صحبت میں رہنے والوں کی ہے۔ اور اس کا اکمل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز ضائع نہیں کرتا ان دلوں کو کہ ان میں ہمدردی بنی نوع ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص 571)

اس طرح آپ اپنی معرکتہ الآرا تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں فرماتے ہیں۔

اور منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں ہمدری خلق کا ایک جوش ہے.... اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حالت طبعی کووں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کے مرنے پر ہزارہا کوے جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہو گی جب کہ یہ ہمدروی' انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقع پر ہو۔ اس وقت یہ ایک عظیم الشان خلق ہو گا۔ جس کا نام عربی میں مواسات اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اس کی طرف اللہ جل شانہ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔ (۔) یعنی اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہئے اور ظلم اور زیادتی کے کاموں میں ان کی اعانت ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ اور قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہو۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص 57)

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

مخلوق خدا کی عیال ہے اور خدا کو مخلوق میں سب سے زیادہ وہ شخص محبوب ہے جو اس کی عیال سے حسن سلوک کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ باب الشفقۃ

ایک حدیث قدسی میں بھوکے ننگے اور پیاسے کی حاجت روائی کو خدا تعالیٰ کی حاجت روائی قرار دیا گیا ہے۔ (مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض)

جو ہوتے ہیں مخلوق پر مہربان

شیخ سعدیؒ بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے خجند کے مرحوم سردار کو خواب میں دیکھا کہ جنت کے ہرے بھرے باغوں میں گلگشت کر رہا ہے۔ پوچھا کہ تجھے یہ مرتبہ کیسے ملا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک یتیم بچے کے پاؤں سے کانٹا نکالا تھا اللہ تعالیٰ کو میرا یہ کام اتنا پسند آیا کہ اس نے مجھے مرنے کے بعد ایسے باغوں سے نوازا جن میں ہر طرف پھول کھلے ہوئے ہیں شیخ سعدی کہتے ہیں۔

جہاں تک ہو سکے تو رحم سے خالی نہ ہو۔ جب تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا۔

(حکایات سعدی ص 74' 75 مرتبہ طالب ہاشمی شعاع ادب لاہور)

دین نے تمام انسانوں کے ساتھ حسن سلوک پر زور دیا ہے خدا کے نبی اور رسول جو تعلیم پیش کرتے ہیں اس میں حق اللہ اور حق العباد یا تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے دونوں پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جس نے اس بات پر زور نہ دیا ہو کہ شفقت علیٰ خلق اللہ کرو۔ جب یہ ایسا مسئلہ ہے کہ آج تک بدلا نہیں تو اس پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ دیکھو شراب ایک زمانہ میں حلال تھی پھر حرام ہوئی۔ ایک زمانہ میں پردہ نہ تھا پھر ہوا۔ لیکن یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ ابتداء سے اس میں تغیر نہیں آیا۔

یہ اسی طرح چلا آتا ہے اور اس پر زور دیا جاتا ہے کہ خدا کی مخلوق سے پیار کرو اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم حکم ہے ۔ اور اس پر عمل کرنا روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔"

(خطبات محمود ص 422 جلد 7)

قرآنی تعلیم کی روشنی میں علاوہ انسانوں کے عام جانوروں تک کے ساتھ بھی شفقت سے نیک سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ پُر شفقت تعلیم کے ساتھ مسکینوں یتیموں کو جو مالی تکلیف کی حالت میں بھوک سے کھانے کے محتاج ہوتے ہیں انہیں محض اس خیال محبت سے کہ یہ بے بس اور محتاج لوگ ہمارے اللہ کے بندے ہیں بحالت توفیق و استطاعت و مقدرت انہیں کھانا کھلاتے ہیں۔ علاوہ انسانوں کے بے زبان اور معذور جانوروں کو جو زبان قال سے اپنی حالت احتیاج کا اظہار نہیں کر سکتے انہیں بھی اپنے مال میں حقدار سمجھ کر ان کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری میں اس قسم کی تعلیم پیش کرنے کی غرض سے بطور نمونہ ایک عورت کی حکایت بیان فرمائی ہے کہ

سبق آموز حکایت

ایک عورت نے ایک پیاسے کتے کو جو شدت پیاس کی وجہ سے مضطرب الحال ہو رہا تھا۔ کنوئیں سے پانی نکال کر پلایا اور اس کا یہ عمل اس کے خالق و محسن خدا کو اتنا پسند آیا کہ اس عورت کی نجات اور فلاح کا باعث یہی عمل بنایا

سعدیؒ فرماتے ہیں۔

جس اللہ نے کتے کے ساتھ کی ہوئی نیکی کو ضائع نہیں کیا تو نیک انسان کے ساتھ بھلائی کو وہ کب ضائع کرے گا۔

اسی طرح تشدد اور سخت دلی سے تکلیف دہ سلوک علاوہ انسانوں کے دین کی تعلیم میں جانوروں اور جانداروں سے کرنا بھی منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں محض اسی طرح کے تشدد اور سختی سے روکنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے بطور مثال ایک واقعہ بیان فرمایا کہ

ایک عورت کا عبرتناک واقعہ

ایک عورت نے بلی کو بصورت حبس بند اور محبوس رکھنے سے بلا کھانے اور پلانے کے اس قدر تشدد اور سختی سے کام لیا کہ آخر بلی اسی تکلیف سے مرگئی۔ اور خدا نے اپنی مخلوق بلی پر اس طرح تشدد کو سخت ناپسند کرتے ہوئے اس عورت پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے مناسب سزا دینے کے لئے دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا۔

ایک مفید مثال

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں میں نے دیکھا کہ ایک اسی (80) برس کا بوڑھا ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہو گا؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہو گا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جو میں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے اس نے مجھے پہچان لیا اور کہا دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے دین تک لانے کا موجب ہو گئے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 214)

پس خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے۔ ہمدردی کے جذبہ سے عاری انسان اپنے اس مقصد کو پا نہیں سکتا جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

مخلوق خدا سے ہمدردی کی اہمیت حضرت مصلح موعود کے درج ذیل ارشاد سے اور واضح ہو جاتی ہے فرمایا۔

"جب تک خدا کی مخلوق سے ہمدردی اور محبت نہ ہو تم خدا کو نہیں پا سکتے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ سونا مٹی کے نیچے ہوتا ہے۔ مٹی کو اٹھاؤ گے تو سونا پاؤ گے۔ ورنہ نہیں۔"

(خطبات محمود جلد 7 ص 3)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"مخلوق کی ہمدردی اور خبرگیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث بن جاتی ہے اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد 4)

موضع خونن کا عجیب واقعہ

موضع خونن ضلع گجرات میں ایک مستجاب الدعوات قدیم بزرگ حضرت جمعے شاہ صاحب تھے ان سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کو یہ برکت اور فیض کس طرح حاصل ہوا تو وہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ موسم سرما میں شدید بارش ہوئی۔ میں مغرب کی نماز کے لئے مسجد میں گیا۔ وہاں پر ایک کتیا جس کے چھ سات بچے تھے۔ سردی اور بارش سے بچنے کے لئے ان بچوں کو اٹھا کر مسجد کے حجرہ میں لے آئی۔ اور ان کو ایک کونے میں ڈال دیا۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو مسجد کے ملاں صاحب نے ان بچوں کو پکڑ کر باہر پھینک دیا۔ اور وہ بارش میں بلکنے لگے اس کے بعد ملاں صاحب اپنے گھر چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں کتیا جو کہ خوراک کی تلاش میں باہر گئی ہوئی تھی گھوم گھام کر حجرہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئی۔ اپنے بچوں کو وہاں نہ پا کر وہ بہت ہی بے چین ہوئی۔ اور بے تابانہ ادھر ادھر پھرنے لگی۔ آخر ان کو تلاش کر کے دوبارہ حجرہ میں لے آئی۔

تھوڑی دیر میں میرا کھانا گھر سے آیا۔ جو اتفاق سے دودھ کی کھیر تھی۔ میرے دل میں اس کتیا اور اس کے بچوں کے متعلق بے حد شفقت پیدا ہوئی۔ اور میں نے محض خدا کی خاطر کھیر کا برتن اس کتیا کے آگے رکھ دیا۔ اس نے کھیر کھا کر اور بچوں کو کھلا کر خوشی کے اظہار لئے اونچی آواز میں تین ہونکیں ماریں۔ اسی وقت سے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان اور انشراح صدر کی حالت مجھے نصیب ہو گئی اور مجھے یہ سب کچھ رسول کریم ﷺ کے ارشاد اِرْحَم تُرْحَمْ پر عمل کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوا۔

(حیات قدسی ص 38-39 حصہ 4)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نمونہ

مخلوق سے ہمدردی اور شفقت کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی قربانی کا لعلک باخع نفسک کے الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ دوسری مخلوق کے متعلق آپ کی ہمدردی اور شفقت تو درکنار کافروں تک کے لئے جو آپ کے جانی دشمن تھے آپؐ کی ہمدردی اور قربانی کا یہ حال ہے کہ خدا تعالیٰ جو خالق فطرت ہے شہادت دیتا ہے کہ آپ کافروں اور دشمنوں کی ہمدردی سے اس قدر گداز ہو رہے تھے کہ اپنی جان کو بوجہ شفقت اور مجاہدات شاقہ کے ہلاکت میں ڈالے ہوئے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود آنحضرت ﷺ کی شفقت اور محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

آں ترحم ہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

کہ وہ شفقت اور محبت جو مخلوق خدا نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی وہ کسی نے اپنی ماں سے بھی نہ دیکھی ہوگی۔

حضرت مصلح موعود آپؐ کے جذبہ ہمدردی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"دنیا کی اصلاح کا اور ان کی ہدایت کا جو غم آپؐ کو تھا وہ دنیا میں کسی اور نبی کو نہیں تھا چنانچہ جب ہم رسول کریمؐ کی زندگی کے واقعات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ دعویٰ ایک حقیقت بن کر نظر آتا ہے اور ہمیں قدم قدم پر ایسے واقعات دکھائی دیتے ہیں جو آپؐ کی عظیم الشان محبت اور شفقت کا ثبوت ہیں جو آپ کو بنی نوع انسان سے تھی۔"

(تفسیر کبیر جلد 7 ص 63)

بطور نمونہ آپؐ کی بنی نوع سے ہمدردی کے چند واقعات پیش ہیں۔

آنحضور ﷺ کی فطرت میں ہمدردی خلائق کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اس جذبہ حب انسانیت کے ماتحت آپؐ ایک ایسی مجلس کے ممبر بن گئے جس کا کام غرباء کی مدد کرنا اور ان کے حقوق کی نگہداشت کرنا تھا۔ آپؐ کو اس کا اس قدر احساس تھا کہ دعویٰ نبوت کے بعد جب عرب کا بچہ بچہ آپ کا دشمن ہو چکا تھا سرداران قریش آپ کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے تو آپؐ ایک بدوی کو قرضہ واپس دلانے کے لئے اپنے سب سے بڑے دشمن ابوجہل کے گھر جا پہنچے اور اسے کہا کہ تم نے اس شخص کا قرضہ دینا ہے وہ ادا کرو۔ ابوجہل آپ کو دیکھ کر ایسا مرعوب ہوا کہ اسی وقت اس کا قرضہ ادا کر دیا۔

آپؐ ان لوگوں کا خاص خیال رکھتے تھے جو بنی نوع انسان کی خدمت میں اپنا وقت خرچ کرتے تھے۔ جب طی قبیلہ کے لوگوں نے رسول کریمؐ سے لڑائی کی اور ان میں سے کچھ گرفتار ہو کر آئے تو ان میں حاتم جو عرب کا مشہور سخی گزرا ہے اس کی بیٹی بھی تھی، جب اس نے رسول اللہ کے سامنے ذکر کیا کہ وہ حاتم کی بیٹی ہے تو آپؐ نے نہایت ہی ادب اور احترام کا معاملہ اس سے کیا اور اس کی سفارش پر اس کی قوم کی سزا کو معاف کر دیا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 227)

بے زبانوں پہ شفقت

یہ تو تھی میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی انسانوں پر شفقت اور محبت لیکن میرے آقا تو مخلوق خدا کی ہر نوع سے شفقت کرتے تھے۔ ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

ایک روز آپؐ سفر میں تھے کہ آپؐ نے دیکھا ایک پرندہ فضا میں پھڑپھڑا رہا ہے اور آوازیں نکال رہا ہے۔ حسن خداوندی کا یہ مظہر اتم اپنی کمال فراست سے پہچان گیا اور فرمایا اس پرندہ کو کس نے دکھ میں ڈالا ہے؟ ایک نسبتاً کم عمر ساتھی نے کہا۔ یا رسول اللہ میں نے اس کے انڈے اٹھائے ہیں فرمایا۔ اس پر رحم کرو۔ اس کے انڈے وہیں جا کر رکھ دو۔

(ادب المفرد)

یہ وہ نمونہ ہے جو آپؐ نے اپنے وجود سے دکھایا اور اپنی امت کو اس پر کاربند رہنے کی تلقین فرمائی۔ ہم اس آقا کو اس سے بہتر خراج تحسین و عقیدت اور کیا پیش کر سکتے ہیں کہ ان کے اسوہ پر چل کر ہر قسم کی مخلوق خدا سے حسن سلوک و شفقت کا معاملہ کریں اس شفیق آقا پر بے شمار درود و سلام کہ جس نے ہمیں یہ شفقت کے نمونے دکھائے۔

صحابہؓ رسول کی مخلوق خدا سے ہمدردی

تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک جنگ میں کچھ صحابہؓ کو شدید زخم آئے ایک زخمی صحابی نے پانی طلب کیا۔ جب ایک شخص نے انہیں پانی لا کر دیا اور وہ پانی پینے لگے تو ساتھ والے زخمی کی آواز آئی "پانی" پہلے صحابیؓ نے اپنے بھائی کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے خود پانی پینے سے انکار کر دیا۔ جب پانی پلانے والا پانی لے کر دوسرے صحابیؓ کے پاس پہنچا اور وہ پانی پینے لگے تو ایک اور زخمی نے پانی کی خواہش ظاہر کی دوسرے صحابیؓ نے بھی اپنے بھائی کی تکلیف کو دیکھ کر خود پانی پینے سے انکار کر دیا اس طرح وہ شخص باری باری باقی صحابہؓ کے پاس گیا ہر کسی نے اپنی پیاس پر دوسرے بھائی کی پیاس کو ترجیح دی۔ اور بغیر پانی پیئے شہادت پا گئے۔

دیکھئے قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں ہمدردی کے جذبات کتنے روح پرور تھے۔ ذرا غور کیجئے کہ اس سے بڑھ کر ہمدردی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جاں بلب ہیں لیکن ایسے میں بھی نوع انسانی کے ساتھ ہمدردی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔

دلوں کو گرما دینے والے یہ واقعات کیسے ظہور میں آئے؟ یہ محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کی قوت قدسیہ اور فیض صحبت کا نتیجہ تھے ایسے واقعات آج بھی ہمارے لئے روشنی کا مینار ہیں۔

اس کے مقابلہ میں جب ہم موجودہ دور کو دیکھتے ہیں تو لالچ، خود غرضی اور بے اعتنائی کا دور دورہ نظر آتا ہے اور ہمدردی خلق اور انسانیت لاچار و مجبور بلکہ دم توڑتی ہوئی نظر آتی ہے اصل بات یہ ہے کہ ہمدردی بغیر قربانی و ایثار کے ممکن نہیں ہم ہر چیز کو مفاد کے ترازو سے تولنے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں بے لوث سلوک عنقا ہو رہا ہے۔

احمدیت کا بنیادی مقصد ہمدردی خلق، خدمت خلق

قرون اولیٰ کا زمانہ اسی لئے تاریخ عالم میں ایک زریں عہد سمجھا جاتا ہے کہ اس دور کے لوگ دیگر صفات کے ساتھ ساتھ ہمدردی جیسے بہترین وصف سے لبریز تھے ایک کی تکلیف دوسرے کو بے چین کر دیتی تھی۔ خدا کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے متبعین کو بھی ہمدردی مخلوق خدا کے اوصاف سے کچھ اس طرح متصف کیا ہے کہ وہ دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے ہوئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھتے ہیں۔

ع
مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے.... وہ قوم کے ایسے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپ کے بن جائیں.... اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔"

(اشتہار 4 مارچ 1889ء ص 3)

دس شرائط بیعت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیعت کرنے والوں کے لئے جو دس شرائط مقرر فرمائیں ان میں چوتھی شرط ان الفاظ میں تھی کہ:۔

عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ ہاتھ سے نہ زبان سے نہ کسی اور طرح سے۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ 13 جنوری 1889ء)

اسی طرح ان شرائط میں نویں شرط یہ ہے۔

"تمام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چلے گا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

حضرت مسیح موعود کی سیرت کا ایک نمایاں خلق

حضرت مسیح موعود کی سیرت کا ایک نمایاں خلق ہمدردی خلق ہے۔ آپ کے دل میں جو ہمدردی خلق کا جوش موجزن تھا اس کا اندازہ اس اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں، میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔"

آپ کی مخلوق خدا سے ہمدردی کا دائرہ بہت وسیع تھا بطور نمونہ مشتے از خروارے چند واقعات پیش ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود کے گھر کسی غریب عورت نے چاول چرا لئے لوگوں نے اسے دیکھ لیا اور شور پڑ گیا حضرت مسیح موعود اس وقت اپنے کمرہ میں کام کر رہے تھے شور سن کر باہر آئے تو یہ نظارہ دیکھا کہ ایک غریب خستہ حال عورت کھڑی ہے اور اس کے ہاتھ میں تھوڑے سے چاولوں کی گٹھڑی ہے آپ کو اس واقعہ کا علم ہوا اور اس غریب کا حلیہ دیکھا تو ہمدردی کے دریا نے دل میں جوش مارا اور فرمایا یہ بھوکی اور کنگال معلوم ہوتی ہے اسے کچھ چاول دے کر رخصت کرو۔"

(سیرت طیبہ ص 71)

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر صاحب

سب سے بڑا اسلامی ملک
انڈونیشیا۔ ماضی وحال

ساڑھے تیرہ ہزار سے زائد جزائر پر مبنی جنوب مشرقی ایشیا میں واقع ریپبلک آف انڈونیشیا' بیس کروڑ سے زائد نفوس پر مشتمل یہ ملک آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ دارالحکومت جکارتہ ہے اس کا رقبہ 1‘904‘570 مربع کلومیٹر یا 236‘751 مربع میل ہے۔ اس کی حدود برونائی' ملائیشیا' پاپوانیو گنی سے ملتی ہیں۔

انڈونیشیا میں 90 فیصد آبادی مسلمان ہے اس کے علاوہ عیسائی اور ہندو مذہب کے لوگ ہیں۔ یہاں کا سکہ روپیہ ہے۔ سرکاری زبان انڈونیشین ہے اس کے علاوہ انگلش اور ڈچ بھی بولی جاتی ہیں۔ 250 سے زائد علاقائی زبانیں اور لب و لہجے انڈونیشیا میں موجود ہیں۔ چھ ہزار سے زائد جزائر آباد نہیں ہیں۔ یہ جزائر ایک طرف برّاعظم ایشیا اور دوسری طرف براعظم آسٹریلیا کے لئے پل کا کام دیتے ہیں۔ پانچ جزائر بڑے ہیں ان میں سماٹرا' جاوا' بورنیو' سلیبنز اور مغربی نیوگنی شامل ہیں۔ انڈونیشیا کے پہاڑوں میں آتش فشاں بھی موجود ہیں۔ یہاں کا موسم گرم مرطوب ہے۔ مون سون کی ہونے والی بارشیں پورے انڈونیشیا کو سرسبز رکھنے کے لئے کافی ہیں۔ سطح سمندر سے بلند پہاڑی علاقوں میں ٹھنڈک ہوتی ہے۔

معیشت

انڈونیشیا کی معیشت کا انحصار زراعت' جنگلات' معدنیات اور صنعت پر ہے۔ اہم پیداوار میں لکڑی' ربڑ' کافی' چائے' کوکو' ناریل' ساگودانہ' گنا' کساوا' شکرقندی' چاول اور مونگ پھلی شامل ہیں۔ معدنیات کی دولت سے بھی مالا مال ہے اہم معدنیات میں تیل' قدرتی گیس' نکل' تانبہ' قلعی' ٹن' سونا چاندی' لوہا شامل ہیں۔ دنیا کی ربڑ کی ضروریات یہی علاقہ پوری کرتا ہے۔

تاریخ

انڈونیشیا کی تاریخ اور تہذیب بہت پرانی ہے۔ یہاں انسانی آبادی انتہائی قدیم دور سے موجود تھی۔ دور حاضر میں جو بعض ڈھانچے انڈونیشیا سے دریافت ہوئے ہیں ان کے متعلق ماہرین نسلیات کا خیال ہے کہ یہ گوریلا نما مخلوق کے ہیں اور یہ لاکھوں سال پرانی نسل ہے۔ پتھر کے زمانہ میں یہاں سیاہ فام بونے آباد تھے جو کہ قدیم آسٹریلوی باشندوں کے مشابہ تھے۔ آٹھ ہزار سال قبل یہاں بادامی رنگ کے مخلوط لوگ آباد ہوئے جن کا تعلق چین اور ہندوستان سے آنے والی نسل سے تھا۔

ہندو راج

قدیم سے انڈونیشیا کا نام جزائر شرق الہند تھا جو ولندیزی (ڈچ) دور اقتدار میں ولندیزی جزائر شرق الہند (Netherlands East Indies) بھی کہلایا۔ آغاز سن عیسوی سے یہ علاقہ بدھ اور ہندو راہبوں کی آمد کی وجہ سے ان کے زیر اثر آیا۔ ہندوؤں کی ان جزائر میں آمد سے تاریخ کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ ہندو تجارت کی غرض سے ان جزائر تک پہنچے اور ان کی آمد کا سلسلہ ساتویں آٹھویں صدی تک جاری رہا۔ بدھ مت کے لوگ بھی ان میں شامل تھے۔ ان دونوں مذاہب کے پیروکاروں نے اپنے مذہب کو یہاں فروغ دیا اور پھیلایا۔ لیکن زیادہ مقبولیت ہندو مذہب نے اختیار کی اور یہ عام مذہب یہاں کا ہو گیا۔

مسلمانوں کی آمد

مسلمانوں کی یہاں آمد تیرہویں صدی عیسوی سے شروع ہوئی عرب مسلمان تجارت کی غرض سے یہاں پہنچے۔ انہوں نے تجارت کے ساتھ ساتھ تبلیغ کے ذریعہ اسلام کو یہاں پھیلایا۔ تیرھویں صدی میں سماٹرا کی مسلم ریاست وجود میں آئی جب یہاں کا راجہ مسلمان ہو گیا اور ملک الصالح کے نام سے مشہور ہوا۔ اسلام بڑی تیزی سے یہاں کا مقبول ترین مذہب بن گیا اور آج یہاں 90% آبادی مسلمانوں کی ہے اور انڈونیشیا کو آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا مسلم ملک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

یورپین کی آمد

اب انڈونیشیا کی تاریخ نئے دور میں داخل ہوتی ہے جب یہاں یوروپی ممالک سے مختلف تجارتی کمپنیاں آنی شروع ہوئیں۔ دوسرے ایشیائی اور افریقی ممالک کی طرح یہاں بھی ان تجارتی کمپنیوں نے نہ صرف تجارت کی بلکہ ان علاقوں پر تسلط جما لیا۔ جزائر شرق الہند میں پرتگالی' ولندیزی (ڈچ)' برٹش اور سپینش لوگ مختلف اوقات میں آئے اور بعض علاقوں پر قابض رہے۔ اور قبضہ کا یہ سلسلہ موجودہ یعنی بیسویں صدی تک جاری رہا یہاں تک کہ انڈونیشیا نے آزادی حاصل کی۔

سولہویں صدی عیسوی کے آغاز پر ہی پرتگیزی جزائر شرق الہند میں آئے۔ اس زمانے میں انڈونیشیا' چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ پرتگالیوں نے یہاں پہنچ کر بعض علاقوں پر قبضہ کر لیا اور اپنی حکومت بنائی۔ پرتگالیوں کے بعد سپینش' ڈچ اور برٹش آئے۔ سترہویں صدی میں ڈچ ایسٹ کمپنی نے آ کر جلد ہی یہاں سے پرتگالیوں کو نکال دیا اور برٹش ایسٹ کمپنی کو بھی نکالنے میں کامیاب رہی۔ ڈچ ایسٹ کمپنی نے یہاں تجارتی مراکز بنائے اور سترہویں صدی کے اختتام تک ڈچ ایسٹ کمپنی یہاں کی سب سے مضبوط طاقت بن گئی۔ 1798ء میں ڈچ ایسٹ کمپنی کے خاتمہ سے یہ علاقہ براہ راست ولندیزی حکومت کے ماتحت آ گیا کیونکہ 1795ء میں ہالینڈ میں جمہوری حکومت قائم ہوئی تو کمپنی کو توڑ دیا گیا۔ (جیسا کہ برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی جگہ ہندوستان براہ راست برطانوی اقتدار کے ماتحت آ گیا تھا) اور انڈونیشیا ولندیزی جزائر شرق الہند Netherlands East Indies کے نام سے موسوم ہوا۔

1811ء سے 1815ء کے مختصر عرصہ تک یہاں انگریز قابض ہو گئے اور عارضی طور پر ولندیزی حکومت ختم ہو گئی جو جلد ہی دوبارہ اقتدار میں آ گئے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران 45-1942ء تک انڈونیشیا' جاپان کے قبضہ میں آ گیا۔ جاپان کو شکست کی وجہ سے دوبارہ 1945ء میں ولندیزی حکومت قائم ہو گئی۔ لیکن جلد ہی انڈونیشیا نے ہالینڈ سے آزادی حاصل کر لی اور ولندیزی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا۔

تحریک آزادی کا آغاز

انڈونیشیا میں تحریک آزادی کا آغاز بیسویں صدی کے آغاز سے ہی ہوتا ہے۔ انڈونیشیا کے پہلے صدر سکارنو کی زیر قیادت اس تحریک کا آغاز 1907ء میں ہوا۔ حریت پسندوں نے جزائر شرق الہند کا نام 1921ء میں بدل کر انڈونیشیا رکھ دیا۔ (اس سے قبل 1844ء میں ایک جرمن ماہر پروفیسر باسٹن نے اس کو انڈونیشیا کا نام دیا تھا مگر یہ نام عام نہ ہو سکا تھا۔ انڈونیشیا' دو یونانی الفاظ کا مرکب ہے جس کے معنی سمندر اور جزائر ہیں) 1927ء میں انڈونیشین نیشنلسٹ پارٹی P.N.I بنی جس کی قیادت صدر سکارنو نے کی۔

جنگ عظیم دوم۔ اہم موڑ

جنگ عظیم دوم نے انڈونیشیا کی آزادی میں اہم کردار کیا ہے۔ ویسے بھی یہ وہ دور ہے جس دور میں دنیا کے بہت سے ممالک کو آزادی ملی اور پوری دنیا مشرقی اور مغربی بلاک یا سوشلزم اور سرمایہ دارانہ نظام میں تقسیم ہو گئی تھی۔ جنگ عظیم دوم کے دوران انڈونیشیا میں تحریک آزادی اپنے عروج پر پہنچ گئی تھی۔

14۔ اگست 1945ء کو جاپان کو اتحادیوں سے شکست ہوئی اور انڈونیشیا اتحادیوں کے قبضہ میں آ گیا۔ صرف تین دن بعد 17۔ اگست کو حریت پسند انڈونیشین راہنماؤں نے انڈونیشیا کی آزادی کا اعلان کر دیا۔

کئی سخت مراحل سے گزرنے کے بعد بالآخر 27 دسمبر 1949ء کو انڈونیشیا ایک آزاد ملک کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ جکارتہ دارالحکومت' سکارنو صدر اور محمد حتہ وزیر اعظم مقرر ہوئے۔

آزادی کے بعد

انڈونیشیا میں 1955ء میں پارلیمنٹ کے انتخابات ہوئے۔ 1960ء میں صدر سکارنو نے پارلیمنٹ توڑ دی اور ایک نیا قانون بنایا جس کے تحت سکارنو تاحیات صدر بن گئے۔ اس اقدام سے ان کے کئی ساتھی ناراض اور علیحدہ ہو گئے۔

روس نے امداد کے بہانے انڈونیشیا میں موجود اشتراکیوں کو ابھارا۔ ستمبر 1965ء میں اشتراکیوں نے حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش بھی کی لیکن فوج نے اس بغاوت کو کچل دیا۔ اور لاکھوں اشتراکی ہلاک کر دیئے گئے۔ ان حالات کے پیش نظر فوج نے سکارنو کے اختیارات سلب کر لئے۔ اور سکارنو کا اقتدار کم ہونے لگا۔ 5۔ جولائی 1966ء کو انڈونیشیا کی مشاورتی کانگرس نے سکارنو کی تاحیات صدارت منسوخ کر کے خاص حالات میں جنرل سہارتو کو قائم مقامی کا مجاز بنا دیا۔ کیمونسٹ پارٹی کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔ مارچ 1967ء کو سکارنو کو معزول کر دیا گیا اور سہارتو نے اقتدار سنبھال لیا۔ اگلے سال سہارتو کو پانچ سال کے لئے انڈونیشیا کا صدر چن لیا گیا اور پھر چناؤ کا یہ سلسلہ تیس سال تک جاری رہا۔

سہارتو کا اقتدار اور علیحدگی

صدر سہارتو جو 8 جون 1921ء کو جاوا میں ایک کسان کے گھر پیدا ہوئے۔ ولندیزی دور اقتدار میں فوجی تربیت حاصل کی۔ آزادی پسند لیڈر سکارنو کی کمان میں چلے گئے۔ پھر سکارنو کے آخری دور میں اشتراکی بغاوت کے دوران سہارتو نے لاکھوں کیمونسٹ ہلاک کئے۔ اور 1967ء میں اقتدار سنبھال لیا۔ ان کے دور اقتدار میں انڈونیشیا میں صنعتوں کا جال بچھ گیا۔ معاشی لحاظ سے بہت ترقی کی۔ لیکن 1997ء میں انڈونیشیا میں معاشی بحران شروع ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا۔ روپے کی قدر میں غیر معمولی کمی واقع ہو گئی جس سے عام شہری کی معاشی زندگی پر بد اثرات پڑے۔ مارچ 1998ء میں سہارتو ساتویں بار صدر چن لئے گئے۔ لیکن اس بار عوام خصوصاً طلبہ سڑکوں پر آگئے اور بالآخر 21 مئی 1998ء کو 76 سالہ سہارتو کے 31 سالہ طویل اقتدار کا خاتمہ ہو گیا کیونکہ انہوں نے عوامی دباؤ میں آکر استعفیٰ دے دیا اور اپنے قریبی ساتھی یوسف حبیبی کو صدر مقرر کر دیا۔

اب عبدالرحمان واحد انڈونیشیا کے صدر ہیں

انڈونیشیا میں احمدیت

1925ء کی بات ہے جب مولانا رحمت علی خان صاحب قادیان سے جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) پہنچے اور وہاں جماعت کا قیام عمل میں آگیا۔ پس منظر یہ ہے کہ چار انڈونیشین طالب علم مولوی ابوبکر ایوب صاحب، مولوی احمد نور الدین صاحب، مولوی ذہنی دھلان صاحب اور حاجی محمود صاحب حصول علم کے لئے لکھنؤ پہنچے۔ یہاں سے لاہور آئے اور جماعت کا تعارف ہوا۔ اگست 1923ء میں قادیان پہنچے۔ یہاں ان کی دینی تعلیم کا انتظام ہو گیا اور وہ جماعت میں داخل ہو گئے۔ ساتھ خط و کتابت سے انڈونیشیا میں اپنے عزیز و اقارب کو احمدیت کے تعارف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جب سفر یورپ سے 1924 میں واپس آئے تو 29۔ نومبر 1924ء کو ان انڈونیشی طلبہ نے حضرت صاحب کے اعزاز میں دعوت کی۔ اس تقریب میں انہوں نے حضرت صاحب سے اپنے ممالک تشریف لے جانے کی استدعا بھی کی۔ حضرت صاحب نے وعدہ فرمایا کہ جلد ہی میں یا میرا نمائندہ آپ کے ملک میں جائے گا۔ چنانچہ آپ نے مولانا رحمت علی خان صاحب کو انڈونیشیا کا پہلا مربی مقرر فرمایا۔ مولوی صاحب 25۔ اگست 1925ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور ستمبر میں سماٹرا پہنچے وہاں جماعت کا قیام عمل میں آگیا اور مربیان کی انڈونیشیا روانگی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اب خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا میں مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 5 ص 514، 515)

اب جون 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ انڈونیشیا کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں اور یہ تاریخ احمدیت کا ایک بہت اہم سنگ میل ہے۔

بقیہ صفحہ 1

حضرت مسیح موعود جب 1864ء کے قریب بسلسلہ ملازمت سیالکوٹ میں بایام جوانی جس گھر میں آپ کا قیام تھا ان کا بیان ہے کہ

"جو تنخواہ مرزا صاحب لاتے محلہ کی بیوگان اور محتاجوں کو تقسیم کر دیتے، کپڑے بنوا دیتے یا نقد تقسیم کر دیتے اور صرف کھانے کا خرچ رکھ لیتے۔"

(سیرت المہدی جلد 3 ص 94)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بیان کیا کہ

"قانون کا امتحان جب آپ نے پہلی مرتبہ دیا تو اس وقت آپ کی غرض و مقصود اس پیشہ سے روپیہ کمانا نہ تھا بلکہ آپ اہل مقدمات کی بے کسی اور مظلومی کو دیکھتے تھے کہ بعض اوقات قانون کی ناواقفیت کے باعث وہ ان برکات سے اور مفاد سے محروم ہو جاتے ہیں جو قانون نے ان کے لئے عطا کر رکھے تھے۔ محض اپنے ہم جنسوں کی بھلائی اور مدد کے خیال نے آپ کو اس طرف متوجہ کیا۔" (بحوالہ شمائل احمد)

رفقاء حضرت مسیح موعود اور شفقت علیٰ خلق اللہ

حضرت حافظ روشن علی صاحب نہایت ہمدرد انسان تھے ہر ایک انسان کے آپ خیر خواہ تھے ایک دفعہ قادیان کے بعض احباب نے قیمتیں گراں ہو جانے کی وجہ سے اشیائے ضروریہ بٹالہ سے خریدنی شروع کر دیں آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے نہایت خفگی کا اظہار فرمایا۔

"یہ غلطی ہے اور ان تاجروں پر ظلم ہے یہ ہمارے ہی آسرے پر دکانیں کھولے ہوئے ہیں۔ ورنہ ان سے کون خریدنے آتا ہے اگر ہم نے ان سے تعاون نہ کیا اور چیزیں نہ خریدیں تو ان کو تکلیف ہوگی اور ان پر ظلم ہوگا۔ اس تجویز اور عمل کے برعکس اگر سب لوگ ہی ان سے خریدنا شروع کر دیں تو ان کی تجارت چل جائے گی اور آہستہ آہستہ کم منافع پر دینے لگیں گے۔"

(الفضل 6۔ اگست 1929ء)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں حضرت مولوی جلال الدین صاحب کو مخلوق خدا سے ہمدردی کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ آپ نے ایک رئیس زمیندار کا علاج کیا تو اس نے اچھا ہونے پر آپ کو کہا کہ اس علاج کے معاوضہ میں آپ مجھ سے پچیس ایکڑ زمین لے لیں یا میرے پاس سانپ کاٹے کا ایک مجرب نسخہ ہے وہ لے لیں آپ نے اس وقت اپنے ذاتی فائدہ پر مخلوق کے فائدہ کو ترجیح دی اور اس رئیس سے زمین کی بجائے وہ نسخہ حاصل کر لیا اس نسخہ سے آپ اکثر لوگوں کا علاج کرتے رہے اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچاتے رہے۔

(حیات قدسی)

شفقت علیٰ خلق اللہ کے مختلف طریق

دوسروں کا دکھ درد دور کرنا ان کے دکھ درد میں شریک ہونا اپنے اندر ایک لذت رکھتا ہے اور انسان جب لوگوں کے خصوصاً غرباء کے دکھ دور کرتا ہے تو گوناں گوں خوشی اور لذت کی کیفیت محسوس کرتا ہے شفقت علیٰ خلق اللہ کے مختلف طریق ہو سکتے ہیں۔

بیماروں کی عیادت کرنا، بیماروں کو دوا لا کر دینا، بیماروں کے علاج کی کوشش کرنا، محتاجوں کی ضرورت پوری کرنا مسافروں کو راستہ بتانا، بیواؤں، بے کسوں اور یتیموں کی مدد کرنا وغیرہ۔

یہ ایسے کام ہیں جو ہر انسان کم و بیش کرتا ہی ہے لیکن ہمیں صرف اس قسم کے انفرادی کاموں پر ہی انحصار نہیں کرنا چاہئے بلکہ ایسے کام بھی کرنے چاہئیں جن سے اجتماعیت نمایاں ہو لوگوں پر بھی ہمارے کام کا اثر پڑے۔ مثلاً

بیاہ شادیوں کے موقعہ پر انتظامات کے سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کرنا۔ تجہیز و تکفین کے موقعہ پر ہر ممکن اعانت اور دوسروں کے غم میں شریک ہونا۔ مستحق لوگوں کو خون کا عطیہ دینا۔ سیلاب اور وبائی امراض کے دنوں میں مصیبت زدگان کی فوری امداد کرنا اور ان کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا۔

قصہ کوتاہ یہ کہ ہمیں ہر رنگ میں اپنے آپ کو عملی طور پر مخلوق خدا کا ایک ہمدرد ثابت کرنا چاہے کہ وہ مصیبت کے وقت ہمارے پاس دوڑتے ہوئے آئیں لوگ ہمیں دیکھ کر کہیں کہ یہی آج مخلوق خدا کے ہمدرد ہیں اور ہماری تکالیف میں ہمارے کام آنے والے ہیں۔

سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو بلحاظ انسانیت ضرور ہے کہ تمام خلق کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے۔ اخلاق کا حسن تو نکھرتا ہی اس وقت ہے جب کوئی شخص غرباء یتامیٰ اور بیواؤں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوشاں رہے۔ کیونکہ ہمارے لئے جو "اسوہ" ہیں ان کی زندگی ایسی ہی خدمتوں سے روشن ہے۔

ہماری ذمہ داری

ہر احمدی کو اپنے مقام اور فرض اور نام کو پہچاننا چاہئے اور اس نام اور مقام کو سامنے رکھ کر محض للہ دکھی انسانیت سے سچی ہمدردی دکھانی چاہئے۔ دنیا کے دل جیتنے کا ایک ہی نسخہ ہے کہ ہم خدا کی مخلوق کے سچے ہمدرد بن جائیں کہ ہم انسانیت کے خادم ہیں ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہم دوسروں کے دکھ کو اپنی جان پر محسوس کریں اور ہر آہ کو اپنے کان دیں۔

حضرت مسیح موعود کا فارسی شعر ہے ۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

کہ میرا مقصود و مطلوب اور دلی خواہش خدمت خلق ہے یہی میرا کام یہی میری ذمہ داری ہے اور یہی میرا فریضہ اور طریقہ ہے۔

آج ہمیں اسی جذبہ سے سرشار زندگیوں کی ضرورت ہے کہ ہم منظم طور پر اس فریضہ کو سر انجام دے سکیں۔ دعا ہے کہ پروردگار ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کی توفیق بخشے ایک کی تکلیف دوسرے کی تکلیف اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی بن جائے ہماری ہمدردیاں صرف اور صرف اونچے گھرانوں تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ سب کے لئے امیروں کے لئے اور غریبوں کے لئے اور حاجتمندوں، بے نواؤں، گداگروں، یتیموں، اور بیواؤں اور مظلوموں کیلئے غرضیکہ ان سب کے لئے ہوں جن کا اس بھری دنیا میں خدا کے سوا کوئی سہارا نہیں، کوئی آشنا نہیں، کوئی دوست نہیں، کوئی رشتہ دار نہیں کوئی غمگسار نہیں۔ پھر اس جذبہ ہمدردی کا دامن دوسری قوموں تک بھی وسیع ہونا چاہئے کیونکہ یہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے اور سب سے بڑی ہمدردی یہ کہ اس عالم پر آشوب دور میں بھٹکنے والوں کی صحیح راہنمائی کریں۔

اب اس مضمون کو حضرت اقدسؑ کے مبارک الفاظ پر ختم کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آجکل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف (احمدیوں) سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور میں کبھی ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 214)

سب سے زیادہ قتل کی وارداتیں

امریکہ میں دنیا بھر کے ملکوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ قتل کی وارداتیں ہوتی ہیں جن کی تعداد ہر سال تقریباً پچیس ہزار قتل کے واقعات ہیں۔

اگرچہ آبادی کے لحاظ سے سب سے زیادہ قتل کی وارداتوں کا تناسب سال بہ سال بدلتا رہتا ہے لیکن کولمبیا میں پچھلے دس سال سے یہ تناسب مسلسل 77.5ء قتل فی ایک لاکھ آبادی کا رہا ہے۔ کولمبیا میں ہر سال 27000 انسانوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

آبادی کے تناسب کے لحاظ سے شہروں میں قتل کی وارداتیں بھی کولمبیا کے دارالحکومت بگوٹا میں ہوتی ہیں۔ جہاں دس سے ساٹھ سال کی عمر کے انسانوں کی موت کی ایک بڑی وجہ تشدد ہوتی ہے۔ اس شہر میں ہر سال 8600 انسانوں کو قتل کر دیا جاتا ہے جس کی اوسط 23 انسان فی یوم بنتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت سے تعلقات پر نظر ثانی

اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل عزالدین لارا کی نے کہا ہے کہ اسلامی دنیا کو مقبوضہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے بھارتی مظالم پر شدید تشویش ہے۔ ہم بھارت کو خبردار کر رہے ہیں وہ کشمیریوں سے کئے گئے اپنے وعدے پر عمل درآمد کے سلسلے میں فوری اقدامات کرے۔ بصورت دیگر اسلامی ممالک کیلئے بھارت کے ساتھ اپنے مستقبل کے تعلقات کو موجودہ سطح پر رکھنا محال ہو جائے گا۔

مشترکہ مذہب پر اکتفا کافی نہیں

اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل عزالدین لارا کی نے کہا ہے کہ اسلامی کانفرنس کے رکن ممالک کو محض مشترکہ مذہب پر اکتفا کرنے سے آگے بڑھنا ہو گا جو وقت کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے مسلمان ممالک کا تجارتی بلاک قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اے ایف پی سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے کچھ مشترکہ مفادات بھی ہونے چاہئیں۔ ان کے درمیان اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں تعاون سے اتحاد بھی بڑھے گا۔

بھارت کی حکمران پارٹی میں اختلافات

بھارتی وزیر اعظم واجپائی کے اس بیان پر کہ سی ٹی بی پر دستخطوں کا معاملہ ان کی حکومت کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ جماعتی پارٹی کے ارکان اور سرگرم کارکنوں میں اختلافات سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ واجپائی کابینہ کے سرکردہ بعض ارکان نے واجپائی کے بیان پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے سے بھارتی ایٹمی پروگرام رک جائے گا۔ اور یہ پروگرام دوسری ایٹمی طاقتوں کی نگرانی میں چلا جائے گا۔

ماسکو میں سیلاب کئی علاقے ڈوب گئے

روسی دارالحکومت ماسکو میں طوفانی اور موسلا دھار بارشوں سے سیلاب آگیا ہے اور شہر کے کئی علاقے زیر آب آگئے ہیں۔ سیلاب سے معمولات زندگی متاثر ہوئے ہیں۔ ٹریفک اور بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ بہت سی گاڑیاں سیلاب میں بہہ گئیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ماسکو میں دو دن میں اتنی بارش ہوئی ہے کہ جو عام طور پر دو ماہ میں ہوتی ہے۔

اخبارات پر سنسر، غیر قانونی اقدام

سری لنکا کی سپریم کورٹ نے سری لنکن صدر چندریکا کمار اتنگا کی جانب سے اخبارات پر سخت سنسر نافذ کرنے کے عمل کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے حکم دیا ہے کہ حکومت مخالف اخبارات سے فوری طور پر پابندی ہٹا دی جائے۔

"یورو" کو مسترد کر دیا گیا

برطانوی عوام نے پاؤنڈ کے مقابلے میں یورپ کی واحد کرنسی یورو کو اپنے ملک میں رائج کرنے کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے اخبار دی ٹائمز نے برطانیہ میں سروے کے دوران 1939 افراد سے یورو رائج کرنے کے متعلق سوال کیا جس میں 71 فیصد بالغ افراد نے کہا کہ وہ ملک میں یورو رائج کرنے کے خلاف ہیں جبکہ 29 فیصد نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔

ذرائع آمدن ظاہر کرنے کا حکم

امریکی سینٹ نے ٹیکس سے مستثنیٰ تنظیموں سے کہا ہے کہ وہ اپنی آمدنی کے ذرائع اور انہیں عطیات دینے والوں کے بارے میں حکومت کو آگاہ کریں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ کون اس طرح ان سے سیاسی فوائد حاصل کرتا ہے۔ اس تخمینہ کے ذریعے عوام کو معلوم ہو گا کہ ان تنظیموں کے ذرائع کیا ہیں۔ اور وہ اپنی رقم کہاں خرچ کرتے ہیں۔ کہ انہیں ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

چیچن جانبازوں نے 97 فوجی ہلاک کر دیئے

چیچنیا میں روسی فوج اور چیچن جانبازوں کے درمیان لڑائی میں شدت آگئی ہے۔ روسی ذرائع کے مطابق پانچ دنوں کی جاری لڑائی میں 40 فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ حکام کے مطابق 60 چیچن اس لڑائی میں مارے گئے۔ جبکہ چیچن جانبازوں کے مطابق تازہ لڑائی میں 97 روسی فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ وائس آف امریکہ کے مطابق جنوب مشرقی پہاڑوں میں چیچن جانبازوں کے مورچوں پر مسلسل بمباری کی جا رہی ہے۔

چین ہتھیاروں میں اضافہ کرے گا

امریکہ میں چینی امور کے ماہرین نے صدر کلنٹن سے کہا ہے کہ وہ قومی میزائل دفاعی نظام کی تعمیر کے فیصلے میں تاخیر کرے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح ہتھیاروں کی ایک دوڑ شروع ہو جائے گی۔ 45 ماہرین نے صدر کو بھیجے گئے خط میں انتباہ کیا ہے کہ امریکہ کا دفاعی نظام چین کو جوہری میزائلوں کی پیداوار میں اضافے کی ترغیب دے گا۔ جبکہ اس طرح پاکستان اور بھارت میں بھی اسلحہ کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔

کینسر کے خاتمے کا وائرس دریافت

ڈاکٹروں نے کینسر کے خلاف جنگ میں اہم کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اوٹاوا یونیورسٹی کے ڈاکٹر جان بیل اور ان کی ٹیم نے ایک خاص وائرس دریافت کر لیا ہے جس سے ٹیومر خلیوں کو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اس وائرس کی خاص بات یہ ہے کہ یہ انسانوں میں انفیکشن پیدا نہیں کرتا صرف کینسر والے خلیوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ فضل حق صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سبی بلوچستان 23- جون 2000ء بروز جمعۃ المبارک کراچی میں رحلت فرما گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں انکی نماز جنازہ بیت المبارک ربوہ میں ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں مرحوم نے اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ، پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپکے بیٹوں میں مکرم انعام الحق کوثر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاس اینجلس امریکہ، مکرم شیخ احسان الحق صاحب شاہین امیر ضلع ٹھٹھہ سندھ ہیں۔

مرحوم کے ایک نواسے مکرم نوید مبشر صاحب شاہد مربی وقف نو ہیں جبکہ دو پوتے مکرم ضیاء الحق صاحب کوثر اور مکرم شیخ مسعود احمد صاحب سلیم جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم اے ایس شاکر صاحب ڈھوک چراغ دین راولپنڈی لکھتے ہیں۔

میرے برادر نسبتی مکرم مرزا ریاض بیگ صاحب ابن مکرم مرزا انور بیگ صاحب مرحوم آف لنگروال حال مقیم بیلجیئم کا آپریشن کے ذریعہ نیا دل پیوند کر دیا گیا ہے۔ اور وہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت یابی اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ممتاز احمد صاحب چیمہ امیر ضلع خیرپور میرس سندھ کا پوتا عزیز اویس احمد جس کی عمر تقریباً 9 ماہ ہے بخار اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ نیز کھانے پینے میں دقت محسوس کرتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے سیلف فنانس بنیاد پر مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

بیالوجی۔ بزنس ایڈمنسٹریشن۔ کیمسٹری۔ کمپیوٹر سائنس۔ ارتھ سائنسز۔ اکنامکس۔ میتھ۔ پاکستان سٹڈیز۔ فزکس۔ شماریات۔

کمپیوٹر سائنس میں داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ کل چار سمسٹر ہیں اور ہر سمسٹر کی ٹیوشن فیس-/30000 ہے۔

داخلہ فارم وغیرہ بک شاپ سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18- جولائی 2000ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ گلشن صلاح الدین صاحبہ اہلیہ گروپ کیپٹن صلاح الدین صاحب (ر) مورخہ 25- جون 2000ء کو لاہور میں مختصر علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ محترم شیخ عبدالحق صاحب انجینئر رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ گروپ کیپٹن صلاح الدین خان صاحب محترم شیخ جلال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے ہیں۔

مرحومہ کا جنازہ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور نے پڑھایا۔ جنازہ میں احباب جماعت کے علاوہ ائیر فورس۔ آرمی کے افسران بھی شامل ہوئے۔ تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔ اس کے بعد مکرم کرنل (ر) صادق ملک صاحب نے دعا کرائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 2

چیزیں، شاندار عمارت توڑ دی۔ اس کو خراب کیا سونے چاندی یا جو بھی چیزیں تھیں ہیرے جواہر سب نوچ لئے۔ بہت زبردست مسجد تھی۔ مگر اس کا حلیہ بگاڑ دیا۔ اسی کی چیزیں مختلف جگہوں سے جوڑ جاڑ کے کوئی کہیں چرچ بنا دیا کوئی کہیں بنا دیا۔ ایک وقت تھا کہ جرمنی کا بادشاہ چارلس، وہ سپین کا بھی بادشاہ بن گیا بہت Great آدمی تھا۔

جب وہ سپین گیا تو وہاں کے عیسائیوں نے اس کو مسجد دکھائی۔ کہ یہ وہ مسجد تھی دیکھو ہم نے چرچ بنا دیئے۔ مسجد کو ختم کر دیا اس کو بہت غصہ آیا۔ کیونکہ مسجد بہت شاندار تھی۔ اس نے پتہ ہے کیا کہا ؟

تاریخ میں وہ فقرہ آج تک لکھا ہوا ہے اس نے کہا او بیوقوفو تم نے ایک ایسی چیز کے بدلے کہ دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں اس جیسی اور کوئی چیز ساری دنیا میں نہیں ہے وہ چیزیں بنا دی ہیں جو ہر جگہ ہیں جس قسم کے چرچ تم نے بنائے ہیں یہ تو ہر جگہ موجود ہیں تم نے ایسی چیز تباہ کر دی جیسی دنیا بھر میں کہیں اور نہیں ہے۔ اور اس کے بدلے کیا بنایا ہے؟ ہر جگہ ہر زمین پہ چرچ موجود ہیں۔

یہ مسجد عبدالرحمٰن نے بنائی تھی۔ اس کو عقاب کہتے تھے۔ اس کی نظر تیز تھی۔ نیلی آنکھیں تھیں۔ قد لمبا تھا جسم مضبوط تھا اور دور تک دیکھتا تھا۔ دفاع بہت تھا۔ بہت بہادر تھا۔ اصل سپین کو بنانے والا طارق کے بعد عبدالرحمٰن تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 3 جولائی۔ غروب آفتاب۔ 7-20
منگل 4- جولائی۔ طلوع فجر۔ 3-25
منگل 4- جولائی۔ طلوع آفتاب 5-05

گیس 15% مہنگی

حکومت نے قدرتی گیس کے نرخوں میں فوری طور پر پندرہ فیصد اضافے کا اعلان کیا ہے۔ اسلام آباد میں وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل کے ایک اعلامیے میں بتایا گیا ہے کہ گھریلو صارفین کیلئے ایک سو کیوبک میٹر فی ماہ کے نرخ 196ء03 روپے سے بڑھا کر 225ء44 روپے کر دیئے گئے ہیں جبکہ ایک سو سے دو سو کیوبک میٹر گیس فی ماہ استعمال کرنے والے صارفین کیلئے نرخ 233ء13 روپے سے بڑھا کر 266ء10 روپے کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح گیس کے کمرشل نرخ 479ء24 سے بڑھا کر 551ء13 روپے اور صنعتی اور بجلی پیدا کرنے والے پراجیکٹس کیلئے یہ شرح 425ء93 روپے سے بڑھا کر 489ء82 روپے کر دی گئی ہے۔

میٹرک کے نتائج کا اعلان

لاہور، ملتان، گوجرانوالہ، سرگودھا اور فیصل آباد بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے سالانہ امتحان سیکنڈری سکول کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ لاہور کے 128580 امیدواروں میں سے 64734 امیدوار پاس ہوئے۔ تناسب 50ء34 فیصد رہا۔ فیصل آباد کے 69058 امیدواروں میں سے 38838 امیدوار پاس ہوئے۔ تناسب 56ء23 فیصد رہا۔ سرگودھا بورڈ میں 42677 طلباء نے امتحان دیا۔ 21106 پاس ہوئے اور کامیابی کا تناسب 49ء46 فیصد رہا۔ اور گوجرانوالہ بورڈ میں 99659 امیدوار تھے 50ء99 فیصد کامیاب ہوئے۔

سروے فارم وصول نہ کرنے پر پہلی سزا

سروے فارم وصول نہ کرنے اور غیر قانونی طور پر ہڑتال کرنے والے تاجروں کے خلاف درج مقدمات کے سلسلے کا پہلا فیصلہ سنا دیا گیا۔ مجسٹریٹ درجہ اول ملتان نے جلیل آباد کے تاجر عارف جاوید کو سروے فارم وصول نہ کرنے، دیگر دکانداروں کو فارم وصول کرنے سے روکنے اور انہیں دکانیں بند کرانے کے جرم میں 3 ماہ قید سخت اور 25 ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ 28 جون کو پیش آنے والے وقوعہ پر سروے ٹیم کے انچارج نے مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا تھا۔

ایک ہزار ایڈہاک لیکچررز فارغ

پنجاب بھر کے ایک ہزار کے لگ بھگ ایڈہاک لیکچررز بیروزگار کر دیئے گئے۔ ان کی کنٹریکٹ کی مدت 30 جون کو ختم ہو گئی تھی۔ لیکچررز میں اس صورتحال سے انتہائی مایوسی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ متاثرہ لیکچررز میں ایسے بھی ہیں جن کی ایڈہاک سروس کو پانچ سے دس سال ہو چکے تھے۔

ڈاکٹر اپنے کلینک میں قتل

عداوت کی بناء پر یا ڈکیتی میں مزاحمت پر بشیر میڈیکل سنٹر لاہور کے مالک ڈاکٹر بشیر کو کلینک میں ہی قتل کر دیا گیا۔ لوئر مال کے علاقہ میں واقعہ اس کلینک میں نامعلوم افراد نے ان کے سٹڈی روم میں ہاتھ پاؤں باندھ کر اور گلا دبا کر ہلاک کر دیا۔ ڈاکٹر گذشتہ چالیس سال سے اپنا کلینک چلا رہے تھے۔

مون سون کی بارشوں کا آغاز

پاکستان میں مون سون شروع ہو چکا ہے۔ دو روز سے پاکستان کے بالائی علاقوں اور وفاقی دارالحکومت اور ملحقہ علاقوں میں وقفہ وقفہ سے بارش جاری ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق اس مرتبہ بارشوں کا سلسلہ اور زور شور زیادہ رہے گا۔ توقع ہے کہ اس مرتبہ گذشتہ سال کی نسبت 20 فیصد زیادہ بارش ہوگی۔ مون سون شروع ہونے سے گرمی کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ لاہور، فیصل آباد اور سرگودھا ڈویژنوں میں بھی موسلادھار بارش ہوئی۔

ملتان میں 13 تاجر گرفتار

ملتان میں تاجروں کی ریلی پر پولیس تشدد اور گرفتاریوں کے خلاف پریس کانفرنس کرنے والے چیمبر آف سمال ٹریڈرز کے پانچ رہنماؤں کو پولیس کی بھاری نفری نے پریس کلب سے باہر نکلتے ہی گرفتار کر لیا۔ جبکہ اس سے قبل وہ پریس کانفرنس میں شرکت کیلئے آنے والے 8 تاجروں کو پولیس نے پریس کلب کے سامنے سڑک سے ہی گرفتار کر لیا تھا۔

عدالتی فیصلہ محترم لیکن........

وفاقی وزیر اطلاعات جاوید جبار نے جنرل پرویز مشرف کی طرف سے کسی مسئلے پر کسی قسم کے ریفرنڈم کو خارج از امکان قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت تین سالہ ٹائم فریم کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے کا احترام کرے گی۔ تاہم اس سلسلے میں ہمارا فیصلہ حالات پر ہی منحصر ہوگا۔ لندن میں پریس کانفرنس کے دوران صحافیوں کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے جاوید جبار نے کہا کہ بعض اوقات ایسے حالات رونما ہوتے ہیں جن کی وجہ سے مقررہ مدت میں اقتدار کی منتقلی ناممکن ہو جاتی ہے۔ تاہم حکومت تین سالہ مدت کے اندر اقتدار کی منتقلی کا ارادہ رکھتی ہے۔

ترجمان نے وزیر کی تردید کر دی

وزارت تجارت کے ترجمان نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والے اس تاثر کی تردید کی ہے کہ وزارت ہذا بھارت کو پسندیدہ ترین قوم قرار دینے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے اور نہ ہی پالیسی میں کوئی تبدیلی لائی جا رہی ہے۔ تاہم ترجمان نے کہا کہ فہرست میں بعض ایسی اشیاء کے نام شامل ہیں جن کی تجارت ہو رہی ہے اور ان کی تجارت میں ماضی اور حال میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ واضح رہے کہ وفاقی وزیر تجارت عبدالرزاق داؤد نے ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ بھارت کو پسندیدہ ترین قوم قرار دینے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔

نصف کھرب کا کالا دھن ظاہر کر دیا گیا

کالے دھن کو سفید کرنے کیلئے حکومت کی اعلان کردہ ٹیکس ایمنسٹی سکیم جمعہ کی شب ختم ہو گئی۔ آخری روز نیشنل بنک آف پاکستان کی مقررشاخیں ٹیکس کی وصولی کے لئے رات دس بجے تک کھلی رہیں۔ وزارت خزانہ کے ذرائع کے مطابق نصف کھرب روپے کے خفیہ اثاثے اور دولت ظاہر کی گئی ہے۔ اسکیم کے تحت ظاہر کردہ آمدنی اور اثاثہ جات پر 5- ارب روپے کے لگ بھگ ٹیکس قومی خزانے میں جمع کرایا گیا ہے۔

دولت ٹیکس پر چھوٹ کی حد

سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ویلتھ ٹیکس پر چھوٹ کی حد 10 لاکھ سے بڑھا کر 25 لاکھ روپے کر دی ہے۔ جس کا اعلان نئے مالی سال کے لئے ہوگا۔ نیب کی طرف سے جاری ہونے والے نوٹیفیکیشن کے مطابق 1999ء کے ٹیکس قوانین کے ترمیمی آرڈیننس کے تحت دی گئی تھی۔

"لاعلاج" امراض کا امکانی علاج
ہومیوپیتھی کا جدید ترین استعمال
ٹریننگ / علاج کے لئے
ہومیوڈاکٹر پروفیسر سجاد۔ علوم شرقی ربوہ ☎ 212694

پیٹر انجن برائے فروخت
ایک عدد پیٹر انجن چائنا (3-HP)
بمع واٹر پمپ بالکل نئے جیسا۔
رابطہ کیلئے: جنجوعہ ہاؤس۔ راجیکی روڈ ربوہ
فون نمبر 211659

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، گولیاں ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس دستیاب ہے۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون نمبر کلینک 771 ۔ ہیڈ آفس 213156

MOST MODERN & ECONOMICAL
WATER PROOFING
AT YOUR DOOR STEP
Manufacturer of: Building protection chemical 7 types of water proofing system recommended according to building structure.
If you have any leakage, seapage or any building problems please call
Dov International:
163 / Gulzeb colony Samanabad, Lahore.
E-mail:dov-int1@excite.com
Ph: 7564948 - 0320 4808291
10 year Termite Proof Warranty